رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ ’’الفضل قادیان‘‘

روزنامہ
الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۱۱ ستمبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۶۲

مسلمان اور سول نافرمانی

مسجد شہید گنج کے قضیہ سے مسلمانوں کے جذبات اور احساسات کو جو صدمہ پہنچا ہے اگرچہ اس پر پردہ ڈالنے۔ اور اس کو دبانے کے لئے احرار نے بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے۔ حتیٰ کہ انہوں نے اعلان کر دیا۔ کہ مسلمان مطمئن ہو گئے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ جوں جوں دن گزر رہے ہیں۔ یہ احساس زیادہ سے زیادہ تقویت حاصل کرتا جا رہا ہے۔ اور مسلمانوں میں زیادہ سے زیادہ بے چینی پھیل رہی ہے۔

اس کا کسی قدر پتہ اس کانفرنس سے لگ سکتا ہے۔ جو حال میں راولپنڈی میں منعقد ہوئی۔ اور جس میں پنجاب۔ اور صوبہ سرحد کے نمائندوں نے قضیہ مسجد شہید گنج کے متعلق اپنے جذبات کا اظہار وضاحت سے کر دیا ہے۔ اس موقعہ پر سب سے پہلی قرارداد یہ پاس کی گئی۔ کہ ’’مسلمانوں کا یہ مذہبی فرض ہے۔ کہ وہ ہر ممکن طریق سے مسجد شہید گنج واگزار کرائیں‘‘ گویا مسجد کی واگزاری مسلمانوں کا مذہبی مطالبہ قرار دیا گیا اور مسلمانوں سے اس سلسلہ میں حلفیہ عہد لیا گیا۔

اس کے علاوہ ایک اور اہم قرارداد یہ پاس کی گئی۔ کہ سول نافرمانی کا اجراء ۱۹ ستمبر تک ملتوی کر دیا جائے۔ اور ’’امیر شریعت‘‘ پیر جماعت علی شاہ صاحب کو اختیار دیا گیا۔ کہ وہ یوم احتجاج یعنی ۲۰ ستمبر کو سول نافرمانی کی تاریخ کا اعلان کریں۔

ہم جانتے ہیں۔ کہ شدتِ غم و الم کی وجہ سے مسلمان سول نافرمانی کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ اور کوئی چارہ کار نہ دیکھتے ہوئے اس طرف جھک رہے ہیں۔ لیکن دیکھنا یہ چاہیئے کہ کیا اس سے کسی قسم کی بہتری کی امید کی جا سکتی ہے۔ اور اس کے ذریعہ اصل مقصد حاصل ہو سکتا ہے۔ اس میں کیا شبہ کیا جا سکتا ہے کہ سول نافرمانی حکومت اپنے لئے چیلنج سمجھے گی۔ اور اسے دبا دینے کے لئے اپنے سب ذرائع سے کام لے گی۔ پھر جب کانگرس ایسی منتظم جماعت کو جو کروڑوں روپیہ اور لاکھوں انسانوں کے ساتھ سول نافرمانی کے لئے کھڑی ہوئی تھی۔ حکومت نے ناکام بنا دیا۔ تو مسلمانانِ پنجاب کی اس پہلو میں حقیقت ہی کیا ہے۔ جو ایک طرف تو مفلسی اور بدحالی میں گرفتار ہیں۔ دوسری طرف ہمسایہ قومیں ان کو تباہ و برباد کرنے میں مصروف ہیں۔ تیسری طرف ان کے اپنے اندر ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو کھلم کھلا ان کے خلاف کھڑے ہیں۔ اور دوسروں کے آلہ کار بن کر مسلمانوں کو ناکام رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں اور وہ احرار ہیں۔

انہی مشکلات میں پھنسے ہوئے مسلمانوں کا ایک نہایت زبردست اور طاقتور حکومت کے مقابلہ میں قانون شکنی اور سول نافرمانی کا تہیہ کر کے نکلنا اپنے آپ کو دیدہ دانستہ ہلاکت میں ڈالنا ہے اور اپنی رہی سہی قوت اور طاقت کو برباد کرنا ہے ذرا غور تو فرمایئے۔ کانگرس ایسی طاقتور اور بااثر جماعت سول نافرمانی میں ناکامی کے بعد اس قدر ناتواں اور کمزور ہو گئی۔ کہ آج تک اسے ہوش نہیں آیا۔ پھر ایسے اقدام کا کیا فائدہ جس میں سوائے نقصان کے اور کچھ نظر ہی نہیں آتا۔ اور جس کے نقصانات ہماری آنکھوں کے سامنے موجود ہیں۔ بے شک جوش اور غصہ کی حالت میں اپنے نقصان کی پروا نہیں رہتی۔ لیکن دور اندیشی اور خردمندی کا تقاضا یہ ہے کہ جو بھی قدم اٹھایا جائے سوچ سمجھ کر اٹھایا جائے۔ نتائج و عواقب کو پیش نظر رکھ کر اٹھایا جائے۔ اور نفع و نقصان کا موازنہ کر کے اٹھایا جائے۔ سول نافرمانی کی ایجاد کا سہرا گاندھی جی کے سر ہے اور ان کی آواز کو اہل ہند نے جس گرم جوشی سے قبول کیا اس کی مثال ہندوستان کی سیاسی دنیا میں ملنی محال ہے لیکن نتیجہ جو کچھ نکلا۔ وہ ظاہر ہے۔ گاندھی جی سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر علیحدگی اختیار کرنے پر مجبور ہو گئے جب یہ صورت اس تحریک کے موجد کو پیش آ سکتی ہے تو مسلمان اس کی تقلید سے کیا فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

غرض ہم نہایت ہمدردی اور خیر خواہی سے گزارش کرتے ہیں۔ کہ سول نافرمانی کی طرف قطعاً رُخ نہ کیا جائے۔ بلکہ جو کوشش بھی کی جائے۔ آئینی حدود کے اندر رہ کر کی جائے۔ اور اس کے ساتھ ہی اپنی تنظیم اور ترقی کے لئے سرگرمی سے کام لیا جائے ہم ایک عرصہ سے یہ کہتے چلے آ رہے ہیں کہ مسلمانوں کے لئے یہ دور نہایت ہی نازک ہے۔ انہیں سیاسیات میں ناکام بنانے کے لئے اندرونی اور بیرونی دشمن سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ احرار کا شور و شر اور شہید گنج کی مسجد کا قضیہ ہمارے نزدیک اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔ اگر مسلمان ان میں اس طرح اُلجھ گئے۔ کہ ان کی رہی سہی طاقت بھی تباہ ہو گئی۔ تو پھر سالہا سال تک ان کا ہوش میں آنا محال ہو جائے گا۔ پس قائدین اور راہنماؤں کا یہ فرض ہونا چاہیئے۔ کہ اس وقت مسلمانوں میں اپنے مذہبی و سیاسی حقوق کی حفاظت کے متعلق جو جذبہ اور جوش پایا جاتا ہے۔ اسے نہ صرف قائم رکھنے کی کوشش کریں۔ بلکہ اسے بڑھاتے جائیں اور اس سے مفید رنگ میں کام لیں۔ لیکن ساتھ ہی اس کو کسی ایسے رستہ سے نہ نکلنے دیں۔ جو بربادی کی طرف لے جانے والا ہو۔

وہ قومیں جو مشکلات اور مصائب کے وقت اپنا دماغی توازن قائم رکھتی ہیں اور اشتعال میں آ کر مخالف کے بچھائے ہوئے جال میں چھلانگ نہیں لگا دیتیں۔ بلکہ سوچ سمجھ کر کام کرتی ہیں۔ وہ ایک نہ ایک وقت ضرور کامیاب ہو جاتی ہیں۔ اور مصائب ان کی کامیابیوں کی سیڑھیاں بن جاتی ہیں۔ مسلمانوں کو بھی اس وقت جبکہ وہ ہر طرف سے مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں۔ یہی بات مدنظر رکھنی چاہیئے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی پالم پور کی طرف روانگی

قادیان ۹ ستمبر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آج صبح دس بجے کے قریب بذریعہ موٹر تبدیلی آب و ہوا کے لئے پالم پور کی طرف تشریف لے گئے۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب کو حضور نے اپنے بعد مقامی جماعت کا امیر مقرر فرمایا۔

اخبار "احسان" پر سخت افتاد اور احرار کی امداد

اخبار "احسان" کی روش اگرچہ شروع سے ہی جماعت احمدیہ کے خلاف سخت معاندانہ رہی ہے۔ اور اکثر اوقات اس نے دیدہ دانستہ نہ صرف بے جا مخالفت کی، بلکہ اپنے ناظرین کو مغالطہ میں مبتلا کرنے کے لئے صریح دھوکہ دہی اور فریب سے بھی کام لیا۔ علاوہ "احسان" نے جھوٹی خبریں تصنیف کر کے شائع کیں۔ اور اب بھی اُسے اس قسم کی باتوں پر فخر ہے۔ تاہم اس پر پانسو کی ضمانت ضبط ہونے اور تین ہزار کی ضمانت طلب کئے جانے کی جو افتاد پڑی ہے۔ اس کے متعلق ہم اظہار افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ خاص طور پر اس لئے کہ یہ خمیازہ ایک چند سطری مراسلت کی اشاعت کی وجہ سے اٹھانا پڑا ہے۔ جو مسجد شہید گنج کے متعلق حکومت کے رویہ کے متعلق تھی اس میں شک نہیں۔ کہ اس کے بعض فقرات نہایت غیر ذمہ دارانہ اور ناعاقبت اندیشانہ رنگ میں لکھے گئے۔ تاہم ان حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے جو مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں پیش آئے۔ اور جنہوں نے ہر مسلمان کے قلب و جگر پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔ "احسان" درگذر کا مستحق تھا۔

"احسان" نے اپنی قریباً ایک سالہ زندگی میں مسلمانوں کو تو کیا فائدہ پہونچانا تھا۔ البتہ احرار کو اس کی وجہ سے بے حد تقویت حاصل ہوئی۔ اور احرار نے اس کے ذریعہ بہت کچھ کمایا۔ اب اگر مسجد شہید گنج کے معاملہ میں اختلاف رائے رکھنے کے باعث احرار اس صف میں کھڑے نہیں ہو گئے۔ جس کا ذکر "احسان" نے ان الفاظ میں کیا ہے۔ کہ "خدا ان دشمنوں اور بدخواہوں کے لئے خسران کا سامان مہیا کرے۔ جو "احسان" کی زندگی کے خلاف طرح طرح کی سازشوں میں مصروف ہیں"۔ تو ان کا فرض ہے۔ کہ "احسان" کی ضمانت کا روپیہ اپنے فنڈ سے ادا کریں۔ اور "احسان" کو موت کے مونہہ سے بچائیں۔ اگر انہوں نے "احسان" کی امداد سے لاکھوں روپیہ مسلمانوں سے بٹورنے کے باوجود اس مشکل وقت میں اس کی مدد نہ کی۔ تو جہاں اس سے یہ ثابت ہو جائیگا۔ کہ "احسان" کی زندگی ختم کرنے کی سازشوں میں احرار کا ہاتھ کام کر رہا ہے۔ وہاں یہ بھی معلوم ہو جائیگا۔ کہ احرار روپیہ پیسہ کے معاملہ میں کسی سے دوستی نبھانے کے روادار نہیں۔ اور نہ اپنے سوائے کسی اور کا مسلمانوں کے اموال میں حق سمجھتے ہیں۔

چوہدری نذیر احمد صاحب مرحوم کے حادثہ کے متعلق چشم دید بیان

گذشتہ پرچہ میں ایک نوجوان چوہدری نذیر احمد صاحب کی افسوسناک وفات کا ذکر تحریک جدید کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔ اس بارے میں معلوم ہوا ہے۔ کہ مرحوم جب گھوڑوں کی جھیٹ میں آکر گر گیا۔ تو اس نے سکھوں کو بُرا بھلا کہا۔ اس پر تین چار سکھوں نے اتر کر اسے پیٹنا شروع کر دیا۔ حتیٰ کہ وہ بے ہوش ہو گیا۔ اور سکھ اسی حالت میں اُسے چھوڑ کر بھاگ گئے۔ یہ سب کچھ بعض لوگوں نے بچشم خود دیکھا۔ اور بیان کیا۔ پولیس اس حادثہ کی تفتیش کر رہی ہے۔

مولوی محمد یار صاحب عارف نائب امام مسجد لنڈن کا کراچی میں لیکچر

کراچی ۹ ستمبر۔ جناب عبدالکریم صاحب پریذیڈنٹ احمدیہ ایسوسی ایشن کراچی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ گذشتہ شب مولوی محمد یار صاحب عارف نے تھیوسافیکل ہال میں قریباً ڈیڑھ گھنٹہ ایک مؤثر تقریر کی۔ جس میں بوضاحت ثابت کیا۔ کہ صرف اسلام ہی ایک عالمگیر مذہب ہے۔ جہاں دوسرے انبیاء کے پیغام مخصوص طبقہ کے لوگوں کے لئے اور مخصوص وقت تک کے لئے تھے۔ وہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام ایک عالمگیر پیغام ہے۔ آپ انبیاء کا ایک کامل نمونہ تھے۔ اور آپ نے زندگی کے ہر شعبہ میں انسان کی راہنمائی کے لئے بے شمار مثالیں قائم کیں۔

ایسوسی ایشن کی طرف سے مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا جائے گا۔ اور آپ کے اعزاز میں ٹی پارٹی دی جائے گی۔ آج شام آپ عازم قادیان ہونگے۔

آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور کا اعلان

(۱) سیالکوٹ و امرتسر کے اضلاع کے لئے چوہدری عصمت اللہ صاحب پلیڈر لائل پور کو نیشنل لیگوں کے قیام اور انتظام کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ وہ آج تشریف لے گئے ہیں۔ تمام متعلقہ جماعتیں ان سے تعاون کریں۔

(۲) صوبہ بنگال کی نیشنل لیگیں اس بات کو نوٹ کر لیں۔ کہ نیشنل لیگ کلکتہ کو تمام صوبہ میں لیگوں کے قیام و انتظام کا اختیار دے دیا گیا ہے۔ ان کا پتہ یہ ہے۔ سکرٹری نیشنل لیگ کلکتہ ۱۸ آشوتوش مکھرجی روڈ کلکتہ (18 Ashutosh Mukherjee Road Calcutta)

(۳) مرزا عبدالحق صاحب پلیڈر کو ضلع گورداسپور کے لئے، ملک عزیز محمد صاحب پلیڈر کو ضلع ڈیرہ غازی خاں کے لئے اور چوہدری شاہ نواز صاحب پلیڈر کو ضلع سیالکوٹ کے لئے نیشنل لیگوں کے قیام و انتظام کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ نیشنل لیگوں کا قیام کر کے ممبران ورضاکاران کی فہرستیں ارسال کی جائیں۔ اور آل انڈیا نیشنل لیگ سے الحاق کی درخواست کی جائے۔

(۴) ہمارے خطوط کا جواب دیتے وقت ان کے نمبر و تاریخ کا ضرور حوالہ دیا کریں۔

خاکسار:۔ ملک سعید احمد بی۔ اے سکرٹری آل انڈیا نیشنل لیگ بیرون دہلی دروازہ لاہور

مسجد احمدیہ اوکاڑہ

انجمن احمدیہ اوکاڑہ کو مسجد کے لئے زمین مل چکی ہے۔ تعمیر مسجد کے لئے جماعت مقامی نے چندہ کرنے کی اجازت مانگی تھی۔ جس پر ان کو ایک ہزار روپیہ تک انجمن ہائے احمدیہ ضلع جھنگ و منٹگمری سے چندہ فراہم کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ وہ باقاعدہ رسید دے کر چندہ وصول کر سکتے ہیں۔ لہذا انجمنہائے احمدیہ ضلع جھنگ و منٹگمری کو اطلاع دی جاتی ہے کہ جو صاحب دفتر ہذا کی چٹھی دکھلا کر تعمیر مسجد اوکاڑہ کے لئے چندہ فراہم کرنے کے لئے آئیں انہیں باقاعدہ رسید چندہ دے سکتے ہیں۔ لیکن اس چندہ کی وجہ سے مرکزی چندہ پر کوئی اثر نہ پڑنا چاہیئے۔

ناظر بیت المال قادیان

کیا احرار مباہلہ کا چیلنج منظور کریں گے

قارئین "الفضل" کو معلوم ہوگا۔ کہ مولوی عطاء اللہ صاحب نے اپنی اس تقریر میں جو انہوں نے قادیان کے نواح میں منعقد ہونے والی احرار کانفرنس میں کی تھی۔ کہا تھا۔ کہ:۔

"حکومت ایک طرف ہو جائے۔ اور مجھے اور مرزا محمود کو فیصلہ کر لینے دے ... ... مرزا محمود آئے۔ مولا علی کا تماشہ دیکھے۔ بینی پکڑے۔ کبڈی کھیلے کشتی لڑے"! وغیرہ ذالک من الخرافات

اس طرح مولوی عطاء اللہ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو دعوت مبارزت دے کر حق و باطل کا فیصلہ کرنا چاہا تھا۔ لیکن چونکہ یہ دعوت خلافِ سنت نبوی ہے۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اسے درخور اعتنا نہ سمجھا۔ اس کے چند روز ہی بعد حضور نے بھی ایک چیلنج دیا۔ جس میں احراریوں کو پکارا۔ کہ آؤ۔ خدمتِ دین اسلام کے میدان میں نکلو۔ اور ہم سے مقابلہ کرو۔ تم بھی خدمتِ دینِ اسلام کے لئے جانی اور مالی قربانیاں کرو ہم بھی کرتے ہیں۔ پھر دیکھیں۔ کون بڑھتا ہے لیکن حضور کے اس چیلنج کا کوئی جواب آجتک احرار کیمپ سے موصول نہیں ہوا اور ہوتا بھی کیا۔ جب احراریوں کی تبلیغ اسلام محدود ہے۔ احمدیوں کو گالیاں دینے اور انہیں طرح طرح کی تکالیف پہنچانے تک۔ جب اُن کا نصب العین ہی شرفا کی پگڑی اچھالنا ہے۔ تو وہ اس ایمان آزما چیلنج کا کیا جواب دیتے۔

چاہیئے تو یہ تھا کہ احراری اپنے اس اعتراف شکست پر خاموش ہو جاتے اور ندامت محسوس کرتے۔ لیکن چونکہ ان لوگوں کے ضمیر مُردہ ہو چکے ہیں۔ اور ان پر ایسی چیزوں کا مطلق اثر نہیں ہوتا۔ اس لئے انہوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ انگیزی اور شرارت کو اور زیادہ بڑھا دیا اور اس قسم کے بے سروپا الزامات لگانے شروع کر دیئے۔ کہ خدا کی پناہ ادھر جماعت احمدیہ کی مخالفت میں احرار بڑھتے گئے۔ ادھر خدا تعالےٰ کی غیرت جوش میں آتی گئی حتٰے کہ اس نے حق و باطل میں نمایاں امتیاز کرنے اور احراریوں کے بلند بانگ دعاوی کو امتحان کی کسوٹی پر پرکھنے کے لئے مسئلہ شہید گنج کو لا کھڑا کیا۔ جس نے احراریوں کے رہے سہے۔ اعتقاد کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھیرتے ہوئے ان کی حقیقت کو بالکل واضح کر کے دکھ دیا۔ اور حکومت کا خود کاشتہ پودا ہونے کا جو الزام وہ جماعت احمدیہ پر لگایا کرتے تھے۔ وہی الزام الٰہی کے بھائی بندوں نے خود ان پر بیّن دلائل سے ثابت کر دیا۔ اس طرح خدا تعالےٰ نے احمدیوں کے لئے "انی مھین من اراد اھانتک" کی ایک ایسی لطیف تفسیر پیش کی۔ جس پر تمام مسلم اخبارات۔ آج تک مہر صداقت ثبت کر رہے ہیں۔

موجودہ حالات میں احراریوں کی پوزیشن جس قدر قابلِ رحم ہے۔ وہ اخبار بین حضرات سے پوشیدہ نہیں۔ اب وہ ہر وقت اس فکر میں غلطاں و پیچاں ہیں۔ کہ کوئی ایسا ذریعہ ہاتھ آئے جس سے وہ اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کر سکیں۔ سو انہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا شکر گزار ہونا چاہیئے۔ کہ حضور نے اپنے ایک گزشتہ خطبہ جمعہ میں حق و باطل کا امتیاز کرنے کے لئے ان کو دعوتِ مباہلہ دیدی ہے۔ جو فیصلے کی نہایت آسان راہ ہے یہ دعوتِ مباہلہ اگر بنظرِ غائر دیکھا جائے تو جواب ہے اس چیلنج کا۔ جو مولوی عطاء اللہ صاحب نے مولا علی کا تماشہ دکھانے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو دیا تھا۔ اب احرار کو چاہیئے۔ کہ وہ اس دعوتِ مباہلہ کو قبول کرتے ہوئے میدان میں آئیں۔ کیونکہ یہی وہ روحانی کشتی ہے جس کی دعوت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نجران کے عیسائی وفد کو دی تھی۔ مولوی عطاء اللہ صاحب دعوے کرتے ہیں۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے ہیں۔ اگرچہ ہم اس دعوے کی حقیقت سے بھی خوب واقف ہیں۔ تاہم کہتے ہیں۔ مباہلہ کے ذریعہ حق و باطل میں فیصلہ کرنا بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا تجویز کردہ طریق ہے اس سے روگردان ہو کر اپنی نااہلی کا ثبوت نہیں دینا چاہیئے۔

میر اللہ بخش تسنیم

ایک یتیم احمدی بچے کے دل میں خدمتِ دین کیلئے تڑپ

خدا تعالےٰ کی عجیب شان ہے۔ کہ جوں جوں جماعت احمدیہ کی مخالفت بڑھتی جا رہی ہے اور دُنیوی ساز و سامان پر ناز کرنے والے اپنی کثرت تعداد کا گھمنڈ رکھنے والے۔ اپنی طاقت اور قوت پر پھولے نہ سمانے والے احمدیت کے خلاف زور لگا رہے ہیں خدا تعالےٰ کی طرف سے جماعت احمدیہ میں عزم و استقلال۔ صبر و استقامت۔ اور قربانی و ایثار کی رُوح خاص طور پر پھونکی جا رہی ہے۔ ہوشمند اور عاقل و بالغ اصحاب کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ قریبًا ہر احمدی والدین اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کی توتلی زبانوں سے ایسے کلمات سُن رہے ہیں۔ جو حیرت انگیز ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فرشتے اس مقصد کے لئے ان کی خاص طور پر تربیت کر رہے ہیں۔ جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے۔ اور جو یہ ہے۔ کہ دُنیا کی تمام مخالفتوں۔ تمام تکالیف اور تمام ایذا رسانیوں کو برداشت کرتے ہوئے انہیں محبوبِ حقیقی کے آستانہ پر لایا جائے۔

ذیل میں ایک خورد سال یتیم بچے کے جو ہر رنگ میں دُوسروں کا محتاج ہے۔ جذبات پیش کئے جاتے ہیں۔ جو اس نے تحریری طور پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیش کئے۔ لکھتا ہے:۔

"بخدمت جناب امیر المومنین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بندہ کی گزارش یہ ہے۔ کہ آپ نے فرمایا تھا۔ کہ جو شخص (موجودہ حالات میں) روپیہ سے مدد نہ کر سکے۔ تو وہ یہ نہ کہے۔ کہ میں کیا کروں۔ وہ دُعا سے مدد جماعت کی کر سکتا ہے اس لئے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ میں پیسوں سے مدد نہیں کر سکتا۔ کیونکہ میں ایک یتیم لڑکا ہوں۔ اور ساتویں جماعت میں پڑھتا ہوں۔ پچھلے سال چند خوابوں کے ذریعہ بیعت کر کے آپ کی جماعت میں داخل ہوا ہوں۔ جب میں نے آپ کی بیعت کی۔ تو گھر والوں نے گھر سے نکال دیا۔ اب میری نانی صاحبہ میری مدد کرتی ہے۔ اور اسکول کے اخراجات مجھے دیتی ہے میرے تمام رشتہ دار غیر احمدی ہیں۔ اور میری نانی نے ہی مجھے پالا ہے۔ اور وہی پڑھاتی ہے۔ لیکن وہ بھی غیر احمدی ہے۔ آپ اس کے لئے بھی دُعا فرمائیں۔ کہ وہ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو جائے۔ میں نے پچھلے جمعہ والے دن سے یہ ارادہ کر کے کہ جب تک جماعت کی فتح ظاہر ہو جائے۔ اس طرح دُعا شروع کی ہے۔ کہ پہلے دو نفل پڑھتا ہوں۔ پھر ۱۲ مرتبہ درود شریف اور سورۃ اخلاص پڑھتا ہوں۔ پھر دُعا کرتا ہوں۔ کہ اے میرے پروردگار ان نفلوں اور درود شریف کی برکت سے حضرت امیر المومنین کو وہ مدد اپنی طرف سے دے۔ جو ہزار ہا روپے سے بڑھ کر ہو۔ آپ کو لمبی عمر عطا کر۔ تا کہ سلسلہ احمدیہ کی تعلیم زمین کے کونوں تک پہنچ جائے (آمین) اور آپ میرے لئے نہایت درد دل سے ہمیشہ دُعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھے بھی دونوں جہانوں میں اپنے صالحین میں داخل کرے۔ اور میں بھی روپیہ سے سلسلہ کی مدد کر سکوں۔

پہلے دن میں نے دُعا کی۔ تو مجھے خواب آیا۔ کہ سُورج چڑھا ہوا ہے۔ اور میرے نزدیک بہت لوگ ہیں۔ جو بجلی کی بتی کی طرح کی کوئی چیز روشن کرنا چاہتے ہیں۔ جسے میں بجھا دیتا ہوں۔ وہ مجھے روکتے ہیں۔ تو میں کہتا ہوں۔ کہ خدا نے جو روشنی کی ہوئی ہے۔ اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ خاکسار عطا محمد۔ از شنگل باغبانان۔

واقعات عالم پر نظر

۱۔ پاکستان و احرار (۲) تبت کا شیر خوار فرمانروا
۳۔ حیدر آباد کا ورن آشرم

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

(۱)

ہر شخص حق رکھتا ہے۔ کہ اپنی قوم کے سیاسی مستقبل کی نسبت جو تجویز مناسب سمجھے دنیا کے سامنے پیش کرے۔ بالخصوص ہر وہ شخص جو بمبئی سے چلنے کے چند ساعت بعد "ڈنر گانگ" کھانے کا گھنٹہ ہونے پر سمندری متحرک شہر کے کمرۂ طعام" میں مشرق و مغرب کی تمیز کا باغی بنانے والا منظر دیکھتا ہے۔ اس کے دل میں خیال پیدا ہو جاتا ہے۔ چونکہ حاکم و محکوم میں فرق ہے۔ اس لئے پہلی جماعت میں ترقی کرنا ضروری ہے ہندوؤں نے اس مقصد کو سامنے رکھکر جاپان سے جوڑنے۔ برمی بدھ بھکشو کو ہندو مہاسبھا کا صدر بنانے اور مہاراجہ نیپال کو دوسری صدارت پیش کرنے کی تجاویز سے کام لیا۔ اور مسلمانوں نے بھی ایسے مقاصد کو مدنظر رکھکر "پاکستان" کی مجوزہ سلطنت جمہوریہ کا خاکہ کھینچا ہے۔ پاکستان کا لفظ پ پنجاب ک کشمیر۔ ا افغانستان۔ س سندھ اور ستان بلوچستان سے مرتب و مرکب ہے اور اس آزاد خطہ اسلامی کو ریاستہا ئے متحدہ بنانے کا سیاسی مطمح نظر کی سیاسی مبصر کے پیش نظر ہے۔ اس مجوزہ سلطنت میں کل ہندوستان کا ۱/۴ رقبہ ۱/۵ آبادی اور ۲/۳ سپاہ بھرتی کرنے کا علاقہ آجاتا ہے ہندوستان کے ۱/۲ مسلمان جدا ہو جاتے اور نئے علاقہ میں ۷۰ فیصدی منتقل ہو جاتے ہیں۔

ایسی بے وقت خیالی جذبات تحریکات مسلمانوں کے لئے سخت نقصان کا موجب ہو چکی ہیں۔ ان کے مجوز وہ لوگ ہیں۔ جو احرار کہلاتے۔ اور ایک طرف کانگریس کے دست دوسری طرف حکومت کے محرم راز۔ اور تیسری طرف مسلمانوں کو بے وقوف بنا کر اُلّو سیدھا کرنے والے ہیں۔ ان کو مورد رنج و آلام بنانے والے ہیں۔ ان کی کاغذی تحریکات ان کی بلند بانگ۔ ہمیشہ ناکام بے نیل مرام تحریکات میں سے ایک یہ بھی ہے۔ یہ تحریک بقول اخبار ہند کلکتہ حد درجہ شرارت آمیز ہے اور مسلمانوں کو چاہئے۔ کہ اس قسم کی (احراری) تحریکوں سے ہوشیار رہیں۔"

(۲)

جانداروں میں جس قدر فہم ترقی کرتا ہے جس قدر خطرات سے ان کو سامنا ہوتا ہے جس قدر ماحول کے اثرات ان کی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اُسی قدر وہ منظم اور ایک مرکزی اقتدار کے ماتحت آنے کا جذبہ اپنی فطرت میں پاتے ہیں۔ حشرات الارض دالجو مثل "نمل و نحل" چرند مثل آہو پرند مثل کلنگ سب میں ایک بادشاہ انتخاب کرنے اور اس کی حکومت میں رہنے کا عمل مشاہدہ میں آتا ہے۔ انسانی تمدن نے بھی بادشاہت کو ترقی کا ذریعہ سمجھا ہے۔ جمہوریت کو بھی سردار کے بغیر لڑنے بڑھنے کا سودا کبھی نہیں ہوا۔ دُنیا اپنی ارتقائی منازل طے کرنے کے بعد جہاں جمہوریت آمیز برطانوی شہنشاہیت کو بہترین طریق جہانبانی سمجھنے لگی ہے۔ وہاں ابھی تک انتخاب "شاہ" کے دوسرے طریق بھی رائج ہیں۔ ان میں سے ایک "تبت" کے "دلائی لاما" کے جانشین انتخاب کرنے کا ہے۔ چنانچہ حال میں جس طرح نیا شیر خوار شاہ تبت منتخب ہوا ہے وہ نہایت دلچسپ اور قابل مطالعہ مضمون ہے۔ تبت کے گوشت خور زرد لباس لاما یقین رکھتے ہیں۔ کہ ان کا پیشوا "دلائی لاما" کبھی فوت نہیں ہوتا۔ وہ صرف جون بدلتا ہے۔ ڈیڑھ سال کا عرصہ ہوا۔ کہ تبت کے سابق فرمانروا کا انتقال ہوا۔ اس انتقال کے بعد سات چوٹی کے پیشوایانِ مذہب تمام ملک میں دورہ پر نکل گئے۔ اور لاما کی عین وفات کے وقت جو بچے پیدا ہوئے تھے۔ ان کی تلاش شروع کردی۔ بڑی تگ و دو کے بعد ۲۰ بچے ہاتھ لگے۔ اب ان کو پایۂ تخت میں لایا گیا ہے۔ اور پوٹالہ کے قصر شاہی میں ان کو بدھ کے دیوہیکل بت اور منخیم دعائی چرخ کے سامنے کھڑا کرکے پالی گیت گاتے ہوئے قانون دان لاماؤں کی نگہگاہ کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ اور ان میں سے چھ بچے انتخاب کی پہلی منزل کے بعد چنے گئے ہیں۔ اب ان چھ میں سے "ایک" کا انتخاب لاماؤں کی مجلس اعلےٰ ہشت پہلو تخت کے سرد ہال میں جہاں آگ جلانی ممنوع ہے۔ اور لاماؤں کی اندرونی قوت سے اُسے گرم رکھنے کی امید کی جاتی ہے) کرے گی پھر اس خوش قسمت بچہ کی ماں سب سے پہلے ۱۲ درجن نہایت قدیم سڑے ہوئے انڈوں کا تحفہ پیش کرے گی۔ اور دوسرے تحائف بھی پیش ہونگے جن میں قیمتی گلے ہوئے پرانے انڈوں کی تعداد سات ہزار ہو جائیگی۔ بچے سے ماں کو جدا کرکے اُسے شاہی خزانہ میں لے جایا جائیگا۔ اور زر و جواہر سے بقدر طاقت جھولی بھر لینے کی اجازت ہوگی۔ اس طرح مالدار ماں اپنے گھر جائے گی۔ جبکہ بچہ محل شاہی میں برہنہ تلواروں کی حفاظت کے ماتحت "دلائی لاما" بنکر بادشاہ مرگیا۔ بادشاہ کی عمر دراز" کے مقولہ کا مصداق گہری نیند سوتا ہوگا۔ لہاسہ کا یہ شاہی انتخاب اکتوبر میں ہوگا۔ جبکہ مسٹر فریڈرک ولیمسن برطانوی سیاسی نمائندہ سکم سے لہاسہ جائیں گے ہمارا دل چاہتا ہے۔ کہ آریہ سماج کے عالمگیر مذہب اور چکرورتی راج اور قدیم تہذیب کا گہوارہ تبت علم کی روشنی میں توہمات سے نجات پائے۔

(۳)

۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں مذہبی تقسیم کے لحاظ سے حیدر آباد ریاست کی آبادی ایک کروڑ چوالیس لاکھ ایک سو اڑتالیس نفوس پر مشتمل تھی۔ اس میں ہندو ۹۶۹۹۶۱۵۔ اور پست اقوام ۲۴۷۳۲۳۰ مسلمان ۱۵۳۴۳۶۶۔ کرسچن ۱۵۱۳۸۲ اینمسٹ ۴۲۲۶۸۸۵ تھے بقیہ جینی۔ سکھ پارسی آریہ برہمو۔ بدھ۔ یہودی وغیرہ تھے۔ ہندوؤں کی تعداد میں لنگایت کومٹی۔ نانڈو بینڈار وغیرہ اقوام شامل ہیں۔ جن میں سے بعض ہندو دیوتاؤں کی مطلق پرستش نہیں کرتیں۔ اور بعض مردے دفن کرتی ہیں۔ اور اپنی بڑی بہن کی لڑکی سے شادی کرتے ہیں ایسے اقوام کی تعداد کم و بیش ۱۶ لاکھ ہوگی۔ ان کو علیحدہ کرکے ہندو آبادی کا تین چوتھائی کے قریب حصہ زراعت پیشہ ولیش ہے۔ جو مالی و پولیس۔ پٹیل و پٹواری کی اسامیوں پر جن کی تعداد قریباً ۲۳ ہزار ہے۔ کلیۃً قابض ہے۔ اس کے بعد باقی صرف ۲۰ لاکھ نفوس ایسے ہونگے۔ جو منوسمرتی کے ماتحت برہمن۔ چھتری و شودر کی تقسیم کے نیچے آئیں گے۔ ان میں غیر ملکی راولوی و مرہٹے بھی شامل ہیں۔ اس طرح اگر انصاف سے کام لے کر حیدر آبادی رعایا کی تقسیم کی جائے۔ تو کوئی ۵ لاکھ نفوس ایسے نکلیں گے جو خالص آرین ہندو ہیں۔ ان کے نام پر آریہ سماجی جن کی تعداد ۳ ہزار سات سو ہے۔ ۸۵ فیصدی ملازمتوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ العجب حالانکہ حیدر آباد نے اپنا ورن آشرم ہی جدا بنا رکھا ہے۔ اسے ہندو مسلم مسیحی سے واسطہ نہیں حیدر آبادی سے تعلق ہے۔ سرکارِ نظام کا (۱) آدی ڈریوڑ اسڑکوں تالابوں ریلوں پر معقول اجرت حاصل کرکے کام کرتا اور خوشحال ہے (۲) ولیش۔ زراعت۔ صنعت و حرفت میں مشغول ہے۔ سر حد امداد اور سرپرستی کرتی ہے (۳) تاجر و بینکر بے روک ٹوک حکومت کی حفاظت میں فارغ البال ہے۔ اور روپے میں کھیلتا ہے (۴) ملازم۔ اس کے سپرد ان سرمایہ داروں کے جان و مال کی حفاظت حکومت کی کل کا چلانا وقت پر جان دیکر ان کو محفوظ رکھنا اور پسماندہ غیر تعلیم یافتہ جماعتوں کے حقوق کی نگہداشت کرنا اس ورن آشرم میں اتفاق کی بات ہے کہ دولت و ثروت پہلے تین طبقات کے جو قریباً کل کے کل ہندو ہیں۔ ہاتھ آئی ہے۔ اور مشکلات کا سامنا جز رسی سے گذارہ اور سب کی خدمت کرنا چوتھے طبقے کا حصہ ہے۔ جو اتفاق سے مسلمان ہے۔ پس حکومت حیدر آباد کا فرض ہے۔ کہ مذہبی تقسیم اور فرقہ وارانہ منافرت کے [illegible]

راولپنڈی میں مجلس احرار کی نعش پولیس کے کندھوں پر

گذشتہ سال جب احرار نے قادیان کے قریب جلسہ کر کے فتنہ انگیزی اور بدزبانی کا شرمناک مظاہرہ کیا۔ تو اس وقت مولوی عطاء اللہ صاحب نے بطور طنز یہ بھی کہا۔ کہ جماعت احمدیہ نے پولیس کی حفاظت میں اپنی جان بچائی۔ حالانکہ نہ ہم نے اس موقعہ پر پولیس بھیجنے کی درخواست کی۔ اور نہ پولیس سے کوئی مدد طلب کی۔ مگر ہمیں پولیس کی امداد حاصل کرنے کا طعنہ دینے والوں کی آج کل جو حالت ہے۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ مختلف مقامات پر ان کے بڑے بڑے لیڈر حتیٰ کہ خود مولوی عطاء اللہ بھی پولیس کے زیر سایہ نقل و حرکت کر رہے ہیں۔ اور پولیس سایہ کی طرح ان کے ساتھ ساتھ رہتی ہے۔

ذیل میں راولپنڈی کے وہ حالات اخبار "زمیندار" سے درج کئے جاتے ہیں۔ جو حال میں احرار کو وہاں پیش آئے۔ اور جنہیں پیش نظر رکھتے ہوئے کہنا پڑتا ہے۔ کہ مجلس احرار کی نعش پولیس کے کندھوں پر چڑھی ہوئی چکر لگا رہی ہے۔

ایڈیٹر

راولپنڈی ۶ ستمبر۔ مسلمانوں کے آج کے جوش نے ثابت کر دیا۔ کہ احراری لیڈر راولپنڈی میں ایک منٹ کے لئے بھی چین سے نہیں بیٹھ سکتے آج صبح ہی صبح دو تین سو مسلمانوں کا ایک ہجوم مقامی مجلس احرار کے دفتر کے سامنے پھرتا رہا۔ اور قائدین احرار کے خلاف نعرے لگاتا رہا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ احراری لیڈر دن بھر دفتر میں محبوس رہے۔ اور باہر نکلنے کی جرأت نہ کر سکے۔

نماز جمعہ سے قبل جامع مسجد میں بیس ہزار مسلمانوں کا ایک عظیم الشان اجتماع ہوا۔ جس میں مولانا مولا بخش صاحب خطیب جامع نے ۲۰ ستمبر ۱۹۳۵ء کو یوم احتجاج منانے کے متعلق ایک ہنگامہ خیز تقریر کی۔ اس کے بعد منصب داد خاں اور غلام نقشبند نے نہایت معرکۃ الآرا نظمیں پڑھیں۔ ازاں بعد سید غلام مصطفےٰ صاحب گیلانی نے احراری لیڈروں کی قومی سیرت پر مستند دلائل اور واقعات سے روشنی ڈالی۔ بدقسمتی سے حکیم عبد الغنی اور مولوی اسمٰعیل نے جو راولپنڈی کی مکمل مجلس احرار ہیں۔ اٹھ کر کچھ کہنا چاہا لیکن ان کو دیکھتے ہی حاضرین کا پیمانۂ صبر لبریز ہو گیا۔ اور مشتعل مسلمانوں نے صرف لعن طعن پر اکتفا نہ کی۔ بلکہ درجنوں مسلمان ان پر ٹوٹ پڑے۔ ان کی خوش قسمتی سے سید غلام مرتضیٰ سٹی مجسٹریٹ بھی مسجد میں موجود تھے۔ ان کی بروقت امداد ان کے کام آئی۔ بایں ہمہ لوگوں نے ان کا مسجد کے دروازہ تک پیچھا کیا۔ اور اس وقت تک پیچھے نہ ہٹے۔ جب تک پولیس نے جو مسجد کے باہر متعین تھی۔ انہیں اپنی حفاظت میں نہ لے لیا۔

نماز جمعہ کے بعد بھی ۲۰ ہزار اسلامیان راولپنڈی کا ایک جلسہ جامع مسجد ہی میں منعقد ہوا۔ جس میں مولانا خدا بخش صاحب اظہر امرتسری نے حالات سرحد پر دلائل اور واقعات کی رو سے روشنی ڈالی ازاں بعد آپ نے مقامی حکام کی احرار نوازی پر تبصرہ کیا۔ سید غلام مصطفےٰ صاحب نے فرمایا۔ کہ آج کل ہندو و سکھ و احرار اور انگریز تمام کی مسجد گنج کے متعلق ایک ہی پالیسی ہے۔ اور چاروں نے مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں مسلمانوں کی مخالفت شروع کر رکھی ہے لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اسلام سے ٹکرانے والی ہر طاقت خود پاش پاش ہو کر رہ جاتی ہے۔

صدارت کی طرف سے حسب ذیل قراردادیں پیش ہو کر باتفاق آراء منظور ہوئیں۔

(۱) مسلمانان راولپنڈی اور نواح کا یہ عظیم الشان جلسہ مجلس احرار کے قائدین کی اس حکمت عملی کی پر زور مذمت کرتا ہے۔ جو انہوں نے تحریک مسجد شہید گنج کے متعلق مخالفت کی صورت میں اختیار کر رکھی ہے

(۲) یہ اجلاس ایک بار پھر اعلان کرتا ہے کہ مسلمانان راولپنڈی اور مضافات کو پیر سید جماعت علی شاہ صاحب پر کامل اعتماد ہے اور وہ امیر ملت اسلامیہ اور نائب امیر ملت اسلامیہ کے ہر حکم کی تعمیل کے لئے تیار ہیں۔

ازاں بعد صاحب صدر نے اپنی تقریر کے دوران میں مسجد شہید گنج کے متعلق علمائے ہند کا متفقہ فیصلہ پڑھ کر سنایا۔ اس فتوے کی ایک ہزار کاپیاں راولپنڈی میں موجود ہیں۔ حاضرین نے فتوے سن کر ایک بار پھر قائدین احرار کی پالیسی پر نفرت کا اظہار کیا۔

حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب مانسہروی نائب امیر ملت اسلامیہ نے اپنی فاضلانہ تقریر کے دوران میں اعلان کیا۔ کہ احراری رضاکار پولیس کی امداد سے کمپنی باغ میں جلسہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ لیکن میں حکام اور پولیس کو آگاہ کر دینا چاہتا ہوں کہ راولپنڈی کی فضا ان لوگوں کے لئے ہرگز سازگار نہیں۔ اگر ان کے جلسہ منعقد کرنے پر کوئی ہنگامہ برپا ہو گیا۔ تو اس کی تمام تر ذمہ واری حکام پر عائد ہو گی۔ لہٰذا حکام کو خبردار کر کے مسلمان اس ذمہ واری سے سبکدوش ہو چکے ہیں۔

جب یہ جلسہ منتشر ہوا۔ اور بیس ہزار مسلمان مسجد سے باہر نکلے۔ تو بازار میں اس وقت حکیم عبد الغنی صاحب صدر مجلس احرار تانگے میں سوار ہو کر جلسہ کا اعلان کر رہے تھے۔ مسلمان یہ دیکھ کر پھر مشتعل ہو گئے۔ اور تقریباً ایک صد مسلمان ان پر ٹوٹ پڑے۔ منادی والا ڈھول پھاڑ دیا گیا۔ اور مجلس احرار کے جھنڈے کے ٹکڑے ٹکڑے اڑا دیئے گئے۔ یہ دیکھ کر ایک صاحب کے مونہہ سے بے اختیار یہ کلمے نکلے۔ کہ

مجلس احرار کی نعش راولپنڈی کے بازاروں میں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گور و کفن کے لئے تڑپ رہی ہے۔ اس کے خون کے ذمہ وار خود قائدین احرار ہیں۔ انہیں اس نعش کو دیکھ کر عبرت حاصل کرنا چاہیئے۔

جلسے کا اعلان کرنے والوں کے ساتھ نہایت سخت سلوک کیا گیا۔ آخر سٹی مجسٹریٹ اور پولیس کی بھاری جمعیت موقعہ پر پہونچ گئی۔ اور ان منادوں کو پولیس کے سایہ میں مجلس احرار کے دفتر تک پہونچا دیا گیا۔ مسلمان پھر دفتر کے سامنے جمع ہو گئے۔ اور نعروں سے فضا گونج اٹھی۔ پولیس نے مجلس احرار کے دفتر کا محاصرہ کر لیا۔ چونکہ دفتر میں قائدین احرار موجود تھے۔ اور ہجوم سخت مشتعل ہو رہا تھا۔ اس لئے پولیس کا پہرا کھڑا کر دیا گیا۔ ہجوم پھر بھی منتشر نہ ہو سکا۔

مولانا محمد اسحاق مانسہروی۔ مولانا خدا بخش صاحب خطیب جامع مسجد۔ سید غلام مصطفےٰ شاہ صاحب گیلانی۔ مولانا خدا بخش صاحب اظہر امرتسری۔ شیخ عنایت محمد صاحب صوفی۔ میاں عبد المرغوب صاحب اور جمعیت نوجوانان اسلام کے ارکان مسلمانوں کو پر امن رہنے کی تلقین کر رہے ہیں۔

بعد کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ جب مسلمانوں کا جوش کسی قدر ٹھنڈا ہوا۔ اور مجلس احرار کے دفتر میں یہ مصدقہ اطلاع موصول ہو گئی کہ تمام بازاروں میں پولیس کا پہرہ متعین کر دیا گیا ہے۔ تو قائدین احرار حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی اور عطاء اللہ شاہ صاحب چند احراری رضاکاروں کو ساتھ لے کر دفتر سے باہر نکلے۔ اور تانگے میں سوار ہو کر پولیس کے پہرہ میں سٹیشن پر پہنچ گئے۔

(زمیندار ۹ ستمبر)

راولپنڈی سے بعض احباب کا تبادلہ

جماعت احمدیہ راولپنڈی کے حسب ذیل احباب یہاں سے تبدیل ہو گئے ہیں۔

(۱) جناب قاضی محمد رشید صاحب امیر جماعت } راولپنڈی
(۲) چوہدری مختار احمد صاحب ایاز سکرٹری تبلیغ } سے
(۳) بابو کرم بخش صاحب کلرک آرسنل } کوئٹہ

(۴) قاضی امین الحق صاحب سکرٹری ضیافت راولپنڈی سے کوہاٹ۔ یوں تو یہ سب دوست جماعت راولپنڈی کے قابل فخر افراد تھے۔ مگر جناب قاضی محمد رشید صاحب اور چوہدری مختار احمد صاحب اپنی خاص قربانیوں اور دینیات میں گہرے شغف کی وجہ سے بالخصوص قابل ذکر ہیں۔ قاضی صاحب کے یہاں تشریف لانے کی

آئندہ پنجاب اسمبلی کے متعلق حکومت پنجاب کی تجاویز
حلقہ ہائے انتخاب کی تقسیم اور دیگر مسائل

شملہ ۵ ستمبر۔ کمشنر اصلاحات پنجاب نے آئندہ انتخاب لیجسلیٹو اسمبلی کے حلقہ ہائے انتخاب کے متعلق حکومت پنجاب کی عارضی تجاویز شائع کی ہیں۔ ٹریٹوریل اور اسپیشل دونوں قسم کے مختلف حلقہ ہائے انتخاب کی فہرست دی گئی ہے۔ ہر ایک جماعت کے مفاد کے لئے حلقہ ہائے انتخاب کی تعداد مقرر کر دی گئی ہے۔

شہری حلقے

۷½ ہزار یا اس سے زیادہ آبادی رکھنے والے قصبات اور تمام درجہ اول کے بلدیات، تمام چھاؤنیاں، ضلع کے تمام صدر مقام اور تمام سول لائنز خواہ ان کی آبادی کچھ بھی ہو شہری رقبہ جات سمجھے جائیں گے۔ مسلمانوں۔ سکھ۔ اور عام ووٹروں کو علی الترتیب ۹۔ ۲ اور ۸ شہری نشستیں دی گئی ہیں۔ ہر سہ جماعتوں کے دیہاتی رقبہ جات کے لئے علی الترتیب ۷۵۔ ۹۔ ۲ اور ۲۹ نشستیں چھوڑ دی گئی ہیں۔ ہر ایک حلقہ میں جو عورتوں کی نشست کے لئے رکھا جائے گا۔ ہر ایک مرد اور عورت ووٹر اس جماعت کا جس کی کہ عورت امیدوار انتخاب ہو۔ دو ووٹ دے سکے گا۔ جن میں سے ایک ووٹ اس عورت امیدوار کو ضرور دینا ہوگا جس کا حلقہ انتخاب کسی خاص رقبہ سے بنتا ہوگا۔

یوروپین کی تعریف

نئے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں یوروپین کی یہ تعریف کی گئی ہے کہ وہ شخص جس کا باپ یا اس کے اجداد میں سے کوئی مرد یوروپین نژاد ہو اور جو ہندوستان کا باشندہ نہ ہو۔ "اینگلو انڈین" کی یہ تعریف کی گئی ہے کہ وہ شخص جس کا باپ یا اس کے اجداد میں سے اس کا کوئی بزرگ یوروپین نسل کا تھا یا ہے۔ لیکن وہ ہندوستان کا باشندہ ہو۔

مزدوروں کی نشستیں

مزدوروں کو تین خاص نشستیں دی گئی ہیں۔ ایک نشست ٹریڈ یونینوں کو اور دو غیر منظم مزدوروں کے لئے۔ ٹریڈ یونینوں کی نشست انڈسٹریل یونینوں کے لئے مخصوص ہوگی۔ غیر منظم مزدور حلقہ ہائے انتخاب کے متعلق یہ تجویز ہے کہ ان تمام اشخاص کو جو اکیس سال یا اس سے زیادہ عمر کے ہوں اور جو رائے دہی کی مقررہ تاریخ تک خالص محرانہ (دکھوں کا) کام کے سوا دوسرے کام پر مسلسل لگے ہوئے ہوں۔ حق رائے دہی ہوگا۔ مزدور نشست کے امیدوار کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کی عمر ۲۵ سال یا اس سے زیادہ ہو اور اس کا نام اس حلقہ کی فہرست رائے دہندگان میں موجود ہو۔ ایک ایسا شخص جس کا نام دونوں غیر منظم مزدور حلقہ ہائے انتخاب کی کسی ایک حلقوں کی فہرست رائے دہندگان میں ہو۔ دونوں میں سے کسی ایک کی نشست کا امیدوار ہو سکتا ہے۔

تاجروں کی نشستیں

کامرس کے لئے ایک نشست رکھی گئی ہے۔ موجودہ پنجاب کونسل میں ایک نشست "تجارت" کے لئے اور ایک "صنعت" کے لئے ہے۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ نے ان دو نشستوں میں سے ایک اڑا دی ہے۔

زمیندار

زمینداروں کی چار نشستیں ہیں تجویز کیا گیا ہے۔ کہ ان نشستوں کے رائے دہندگان اور امیدواروں کی موجودہ خصوصیات کو قائم رکھا جائے۔ حکومت پنجاب کا خیال ہے۔ کہ حلقہ ہائے انتخاب کے تعین سے قطع نظر کر کے موجودہ حلقہ انتخاب میں کسی ترمیم کی ضرورت نہیں۔

تمغی داروں کا حلقہ انتخاب

تمغی داروں کے حلقہ انتخاب کی رائے دہی کے لئے موجودہ شرط یہ ہے۔ کہ رائے دہندہ کو حکومت تمغی دار تسلیم کرتی ہو۔ یا وہ شخص رائے دہندہ ہو سکتا ہے جو حکومت کی اجازت سے ایک تمغی دار کے فرائض انجام دے رہا ہو۔ حکومت پنجاب کا خیال ہے کہ اس میں کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں۔

یونیورسٹی کی نشست

پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی میں ایک نشست یونیورسٹی کو دی گئی ہے۔ یہ تجویز ہے کہ اس نشست کے امیدواروں اور رائے دہندگان کی یہ خصوصیت ہوگی کہ وہ پنجاب میں سکونت رکھتے ہوں اور یا تو پنجاب یونیورسٹی کا آنریری فیلو ہو یا کم از کم سات سال بیشتر کا یونیورسٹی کا گریجوئیٹ ہو

مسجد شہید گنج کے متعلق سکھوں کو نوٹس

ڈاکٹر محمد عالم بار ایٹ لا لاہور نے مندرجہ ذیل نوٹس شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی ہیڈ آفس امرتسر کو اس کے سکرٹری اور مینجنگ کمیٹی گوردوارہ شہید گنج لاہور کو اس کے سیکرٹری کی معرفت ارسال کیا ہے۔

اپنے موکلوں کی زیر ہدایت اور ان کی طرف سے میں آپ کو یہ نوٹس دیتا ہوں۔ کہ ۷ اور ۸ جولائی ۱۹۳۵ء کی رات کو اور بعد کے دنوں میں آپ نے خود یا دیگر اشخاص کی امداد سے نولکھا بازار میں ایک قدیم مسجد جو موجودہ ایجی ٹیشن کے وقت سے مسجد شہید گنج کے نام سے مشہور ہے گرادی اور اس وقت سے آپ مسلم کمیونٹی کے ہر ایک ممبر کو جن میں میرے موکل بھی شامل ہیں۔ اس جگہ جانے یا اس میں نماز پڑھنے سے روک رہے ہیں۔ وہ مسجد اس کی عمارت گرائے جانے کے باوجود مسجد کا درجہ اور مذہبی نوعیت رکھتی ہے۔ کیونکہ محمڈن لاء جو انگریزی ہندوستان کی عدالتوں میں رائج ہے کے مطابق کسی مسجد کی جائداد اللہ تعالیٰ کی جائداد ہے۔ اور کوئی فرد خواہ وہ کسی فرقہ کا ہو۔ اس پر قبضہ مخالفانہ نہیں جما سکتا اور نہ اس کی مذہبی نوعیت کو تبدیل کرنے کی غرض سے اپنے استعمال میں لا سکتا ہے۔ اس کے اصلی استعمال کے برعکس ہر ایک فعل مسجد کو ناپاک کرنے کے مترادف ہے۔ چونکہ آپ قانون کی حدود سے تجاوز کر گئے ہیں اور مزید برآں مسلم کمیونٹی کے حقوق میں عموماً اور موکلوں کے حقوق میں خصوصاً مداخلت کر رہے ہیں۔ اس لئے آپ سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کہ (۱) آپ نے جو عمارت گرائی ہے اسے دوبارہ ایسی صورت میں اور اسی جگہ پر بنوائیں۔ (۲) اس جگہ پر جو عمارت بنائی گئی ہے اسے گرا دیں۔ (۳) جب عمارت دوبارہ بن جائے تو اس جگہ پر مسلم کمیونٹی کے کسی ممبر اور بالخصوص میرے موکلوں کو نماز پڑھنے سے نہ روکیں اور مسلم کمیونٹی کے ہر ایک ممبر جن میں میرے موکل بھی شامل ہیں کا حق تسلیم کریں۔ کہ وہ اس جگہ یا عمارت کو بطور عبادت گاہ استعمال کر سکتے ہیں۔

اگر ۷ اکتوبر تک مذکورہ بالا مطالبات میں سے کوئی مطالبہ منظور نہ ہوا۔ تو میرے موکلوں کو مجبوراً دیوانی عدالتوں میں جانا پڑے گا۔ اور مقدمہ بازی کے تمام اخراجات کے ذمہ وار آپ ہونگے۔ آپ کو یہ بھی انتباہ دیا جاتا ہے کہ اگر آپ نے اس جگہ پر کوئی عمارت بنائی ہے۔ تو آپ نے ایسا اپنی ذمہ داری پر کیا ہے۔ اور اگر آپ نے اس عمارت میں جو بن چکی ہے کوئی اضافہ کیا تو اپنی ذمہ داری پر کریں گے۔ اخیر میں میرے موکل امید کرتے ہیں کہ آپ ان کے مطالبات منظور کر کے دونوں فرقوں کے درمیان غیر ضروری مقدمہ

شیخ اعجاز احمد صاحب احمدی سب جج منٹگمری کے اعزاز میں دعوتیں

منٹگمری میں کئی آفیسر آئے اور تبدیل ہوگئے۔ دعوتیں۔ پارٹیاں ہوتی رہیں لوگ ریلوے سٹیشن پر الوداع کرنے کے لئے بھی جاتے رہے۔ مگر جو نظارہ شیخ اعجاز احمد صاحب احمدی سب جج کی تبدیلی پر دیکھا گیا۔ وہ منٹگمری میں غالباً پہلا واقعہ ہے۔ شیخ صاحب بمبئی میں کمرشیل ٹریننگ کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ ان کی دعوتوں کا ایسا لامتناہی سلسلہ شروع ہوا۔ کہ ۲۱ اگست سے لے کر ۴ ستمبر تک۔ ایک ایک دن میں تین تین دعوتیں ہوتی رہیں۔

چونکہ شیخ صاحب موصوف منٹگمری میں ہی احمدی ہوئے۔ اس لئے جماعت کو ان سے خاص انس ہے مسجد احمدیہ میں یکم ستمبر کو عصر کے وقت ایک مختصر سی دعوت دی گئی۔ جس میں احباب جماعت شریک ہوئے۔ ایک نظم طالب صاحب فارسی کی پڑھی گئی۔ اور جماعت کی طرف سے ایڈریس پیش کیا گیا۔ جو بابو نذیر احمد خان صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ شیخ صاحب نے مختصر الفاظ میں جواب دیا اور جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

۴ ستمبر ۳۵ء کو کراچی میل سے بوقت ۴ بجے شام شیخ صاحب نے روانہ ہونا تھا۔ مگر ریلوے سٹیشن پر ۳ بجے سے ہی دوست پہنچنے شروع ہوگئے۔ شہر کے تمام معززین بلاتمیز مذہب وکلا۔ اور افسران۔ اہلکاران سٹیشن پر موجود تھے۔ شہر کے معززین اور تاجر صاحبان اور احراری دوست بھی تشریف لائے ہوئے تھے آپ کے گلے میں پھولوں کے ہار اتنے ڈالے گئے۔ کہ دو تین دفعہ اتارنے پڑے۔

نامہ نگار از منٹگمری

ملازمتوں کے لئے امتحان کا اعلان

(۱) ۱۸-۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو مقابلہ کا امتحان اس غرض سے ہوگا۔ کہ اکونٹنٹ جنرل پنجاب کے دفتر میں کلیریکل سٹاف کی ان اسامیوں کو پر کیا جائے جن کے خالی ہونے کا امکان ہے۔ ایسے لوگوں کو حسب قواعد دیگر ونٹ ۴۲-۶۰-۱۳۲ ۱۹۲-۵ پروویژنل ٹائم سکیل میں لگایا جائیگا۔ امید ہے کہ آئندہ دو سال کے عرصہ میں قریباً بارہ اسامیاں خالی ہوں گی۔

(۲) امیدوار کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ صوبہ پنجاب کے رہنے والا ہو۔ اور امتحان کے وقت اس کی عمر ۲۳ سال سے زیادہ نہ ہو۔ امتحان میں داخل ہونے کے لئے امیدوار کم از کم میٹرک پاس یا ہندوستان کی کسی دوسری یونیورسٹی کے میٹرک کے سٹینڈرڈ کے برابر کا کوئی امتحان پاس ہو۔ یا گورنمنٹ ہائی سکول اگزامینیشن فسٹ ڈویژن میں پاس شدہ ہو۔ دوسرے اور تیسرے ڈویژن کے پاس شدہ ایسے میٹریکولیٹ جنہوں نے کوئی اعلیٰ امتحان مثلاً ایف۔ اے۔ آرٹس یا سائنس کا پاس کیا ہو۔ یا بک کیپنگ بھی جانتے ہوں وہ بھی اس مقابلہ کے امتحان میں شریک ہوسکتے ہیں۔ (۳) امیدواران میں سے زیادہ سے زیادہ ۵۰۰ آدمی منتخب کئے جائینگے۔ اور انتخاب کرتے وقت قابلیت اور قومی تناسب کا خاص خیال رکھا جائیگا۔ (۴) داخلہ امتحان کے لئے تین روپیہ کی فیس نقد یا بذریعہ منی آرڈر بھیجنی ہوگی۔ ٹکٹیں وغیرہ نہ لی جائیں گی۔ داخل شدہ فیس کسی صورت میں بھی واپس نہیں ہوسکتی۔ (۵) پراسپکٹس اور فارم درخواست خود یا بذریعہ ڈاک اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ تمام درخواستیں مطبوعہ فارم پر ۲۳ ستمبر ۳۵ء تک موصول ہو جانی چاہئیں۔ اس کے بعد کوئی درخواست نہیں لی جائے گی۔

(ناظر امور عامہ)

مفید اور ارزاں تبلیغی لٹریچر طیار ہے

۲۹ ستمبر ۱۹۳۵ء یوم التبلیغ

کیلئے احباب کو ابھی سے پوری طیاری کر لینی چاہیئے۔ مندرجہ ذیل آٹھ ٹریکٹوں کا سٹ تقریباً تمام اہم مسائل پر مشتمل ہے۔ قیمت ہر ایک صرف پانچ آنہ فی سیکڑہ

فتح اسلام
مؤلفہ
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی
ایدہ اللہ بنصرہ

وفات مسیح
پر
دلائل قرآن و حدیث
سے

مسیح ناصری
دوبارہ
نہیں آسکتے

مدعی مسیحیت
ماموریت کی شناخت
کے معیار

اس زمانہ کا مسیح
و
موعود کون ہے

حضرت خاتم النبیین
صلے اللہ علیہ وسلم
کے بعد
نبی

کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے بعد
کوئی نبی آسکتا ہے

انبیاء علیہ السلام
پر
اعتراضات کا
حل

عقائد احمدیہ

اس مفید عام رسالہ کا چوتھا اڈیشن بغرض اشاعت علم نہایت ارزاں طیار کیا گیا ہے اس رسالہ میں ان تمام غلط فہمیوں اور غلط بیانیوں کا حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کی رو سے تسلی بخش ازالہ کیا گیا ہے۔ جو حضرت صاحب پر توہین انبیاء و توہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام و اہلبیت کرام و بزرگان عظام کے الزام کے متعلق مخالفین سلسلہ پھیلا رہے ہیں۔ اور اس صحیح تعلیم اور عمل کو پیش کیا گیا ہے۔ جو احمدی جماعت کا ہے۔ آجکل ایسے رسالہ کی بکثرت اشاعت ازبس ضروری تھی۔ پہلے اس کی قیمت ۶ر تھی۔ اب صرف ۲ر رکھی گئی ہے اور ایک سو کے یکمشت کے خریدار سے صرف آٹھ روپیہ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار

تبلیغی پاکٹ بک

ہر ایک دوست کی جیب میں ضرور رہنی چاہیئے۔ اس کے جدید اڈیشن کی تعداد بھی تھوڑی رہ گئی ہے۔ جن دوستوں کے پاس نہیں یوم التبلیغ کے دن سے پہلے پہلے منگا لیں۔ قیمت قسم اول مجلد مرا کو ۱۲/
قیمت قسم سوم مجلد کپڑا ۴/

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل نہایت

مفید اور مؤثر تبلیغی رسالجات کی بھی بیحد رعایتی قیمت لگا دی گئی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تقریریں

زندہ نبی اصل قیمت عمہ رعایتی ۸ر فی صد
کلمہ طیبہ پر تقریر اصل ۲ر فی رعایتی ۱۲ عدد فی للعہ
زندہ نبی اور زندہ مذہب اصل ۵ر رعایتی ۶ عدد
اسلامی اصول کی فلاسفی ۲ر فی روپیہ ۱۰ عدد
درثمین اردو مکمل فی سیکڑہ چھ روپے۔
تفسیر سورہ والعصر رعایتی فی سیکڑہ دو روپیہ
اسلام اور یورپ کے علوم جدیدہ اصل ۱ر رعایتی ۲۰ عدد فی روپیہ (عہ)

نادر متفرق تبلیغی لٹریچر

تائید حق نہایت مؤثر اور عجیب قیمت ۵ر رعایتی فی صد
چیلنج درباره امام الزمان فی سیکڑہ چھ روپے
اشتہار آخری فیصلہ مولوی ثناء اللہ فی صد ۸ر
اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں۔ فی سیکڑہ چھ ٹنگہ
احسانات مسیح موعود فی صد دو روپیہ
احمدیہ جوبلی بلڈنگ اصل ۴ر رعایتی ۱۲ عدد فی روپیہ

کتاب گھر قادیان

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

پیرس ۸ ستمبر۔ فرانسیسی مدبرین کا خیال ہے۔ کہ اگر اٹلی کو حبشہ میں وہی حیثیت دی جائے۔ جو برطانیہ کو عراق میں حاصل ہے۔ تو تصفیہ ہو سکتا ہے اور حبشہ بدستور جمعیت اقوام کا رکن رہ سکتا ہے۔

بوشہر (ایران) "البلاغ" کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ اصفہان میں شاہ پہلوی کی اصلاحات معاشرت کی تحریک پر جو بلوہ ہو گیا تھا۔ اس میں اصفہان کے مجتہد اعظم سید احمد بھی مارے گئے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ مجتہد صاحب نے اس حکم کے خلاف سخت احتجاج کیا تھا کہ ایسے جلوس بازاروں میں نہ نکلیں۔

کپورتھلہ ۸ ستمبر۔ زمیندارا لیگ کپورتھلہ کے ایک اجلاس میں کچھ قرار دادیں منظور کی گئیں۔ جن میں مہاراجہ بہادر سے درخواست کی گئی۔ کہ مالیہ میں ۵۰ فیصدی تخفیف کر دی جائے۔ اور مخلوط انتخاب کے ساتھ لیجسلیٹو اسمبلی کا قیام عمل میں لایا جائے۔

پالگھاٹ ۸ ستمبر۔ سٹار آف انڈیا کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ کوٹیلن کے مقام پر ریاست ٹراونکور میں ہندوؤں کا ایک جلوس پولیس کی حفاظت میں مسجد کے سامنے سے باجہ بجاتے ہوئے گذرا۔ اور مسجد کے سامنے ٹھہر کر مسلسل آدھ گھنٹہ تک زور زور سے ڈھول پیٹتا رہا۔ مسلمانوں نے ہندوؤں کی اس سینہ زوری کے خلاف باضابطہ طور پر صدائے احتجاج بلند کی۔

الہ آباد ۸ ستمبر۔ ایک بحری تار مظہر ہے۔ کہ مسز کملا نہرو روبصحت ہیں۔ پنڈت جواہر لال نہرو قاہرہ پہونچ گئے ہیں۔

کوئٹہ ۸ ستمبر۔ سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ دوسرے بلاک کی جن عمارتوں کی کھدائی کی جائے گی۔ وہ سینٹ جان کلب روڈ۔ بروس روڈ اور سرکلر روڈ پر واقع ہے۔ ان مکانوں کے نمبر ۵۷ سے لیکر ۵۰ ہنگ وارڈ میں واقع ہیں۔ داخلہ کے لئے اجازت نامے مالکوں کے نام جاری کر دیئے گئے ہیں۔ جن کے پتے معلوم نہیں وہ ۲۰ اور ۲۱ ستمبر تک کوئٹہ پہونچ جائیں اور اپنی آمد سے کلکٹر کمشنر کو فوراً مطلع کریں۔

کراچی ۸ ستمبر۔ انگلستان سے ایک نئی قسم کا ڈیزل انجن آیا ہے۔ جو چھ ماہ تک نارتھ ویسٹرن ریلوے پر بطور تجربہ چلایا جائے گا۔ اس کی رفتار ۷۰ میل فی گھنٹہ ہے۔ کراچی اور لاہور کے درمیان راستہ میں پانی لئے بغیر چل سکے گا۔ اور اسے صرف ایک ڈرائیور ہی بآسانی چلا سکے گا۔

مدراس ۸ ستمبر۔ گورہ رجمنٹ کے ایک سپاہی کو گولی کا نشانہ بنائے جانے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ سینٹ جارج گرجہ کے نزدیک اچانک اس پر فائر ہوا۔ اس سلسلہ میں ایک اور گورے سپاہی کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اور اس کے قبضہ سے ریوالور بھی برآمد ہوا ہے۔

حیدرآباد دکن۔ حکومت عثمانیہ کے لئے ۴½ فیصدی منافع پر قرضہ (۳۶-۱۹۳۵) کے چندہ کی فہرست آج صبح دس بجے کھولی گئی۔ اور تھوڑی ہی دیر کے بعد بند کر دی گئی۔ کیونکہ اس تھوڑے سے عرصہ میں ایک کروڑ روپیہ کی انتہائی رقم وصول ہو گئی۔

جنیوا ۸ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسولینی نے اس امر کا یقین دلایا ہے۔ کہ اطالیہ اس وقت تک جنگ کے اقدام سے پرہیز کرے گا۔ جب تک جینوا میں گفت و شنید کا سلسلہ جاری ہے۔

شملہ ۸ ستمبر۔ مسٹر اے لطیفی کی جگہ جو آئندہ ماہ اکتوبر میں رخصت پر جا رہے ہیں۔ خان بہادر میاں عبدالعزیز کمشنر ضلع انبالہ فنانشل کمشنر پنجاب متعین کئے جائیں گے۔

ناگپور ۸ ستمبر۔ کانگریس اور لیبر پارٹی کے تعاون کا مسئلہ آئندہ ماہ اکتوبر میں جبکہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس ہو گا۔ زیر بحث آئے گا۔

کلکتہ ۸ ستمبر۔ افواہ ہے۔ کہ ہٹلر نے میسرز کرپ اینڈ کمپنی سے کہا ہے۔ کہ وہ ہر طرح سے ہوڑہ کے نئے پل کی تعمیر کا خود ٹھیکہ لے۔ اس سلسلہ میں اخبار امرت بازار پتر کا لکھتا ہے۔ کہ جرمنی کے قونصل جنرل متعینہ کلکتہ نے پورٹ کمشنر کلکتہ کو یقین دلایا ہے۔ کہ اگر جرمنی فرم کو آرڈر دیا گیا۔ تو جرمنی وہ روپیہ ہندوستان سے چاول کپاس وغیرہ کی خرید میں صرف کر دے گا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ ٹھیکہ کسی ہندوستانی کمپنی کو ملے گا۔

موتیہاری (بہار) ۶ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ پولیس نے ایک گاؤں کے ستائیس اشخاص کا مہابیر ڈے منانے کے سلسلہ میں فرقہ وارانہ فساد کے الزام میں چالان کر دیا ہے۔

احمد آباد ۷ ستمبر۔ آج صبح پولیس نے دو اشتراکی لیڈروں کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ایک نوٹس کی خلاف ورزی کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔

لاہور ۷ ستمبر۔ لاہور ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی کے سابق سیکرٹری کو جس پر ایک پولیس کنسٹبل کو تھپڑ مارنے کے الزام میں مقدمہ چل رہا تھا۔ مجسٹریٹ نے ۱۵۰ روپیہ جرمانہ یا بصورت عدم ادائگی جرمانہ تین ماہ قید سخت کی سزا کا حکم سنایا۔

راولپنڈی ۸ ستمبر۔ اخبار زمیندار ۸ ستمبر لکھتا ہے۔ حکومت نے مولوی عبدالرحمن کہوٹوی خطیب کہوٹہ سے نقضِ امن کا اندیشہ ظاہر کرتے ہوئے ڈیڑھ ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے سکھوں کے خلاف چند تقریریں کیں۔ ممکن ہے۔ ان کی زبان بندی مجلس احرار کے قائدین کی خاطر کی گئی ہو۔

بٹالہ ۷ ستمبر۔ پولیس نے ایک شخص مسمی غلام قادر کاشمیری کو اپنی حراست میں لے لیا ہے۔ ملزم کے خلاف الزام یہ ہے کہ اس نے احراریوں کے خلاف انجمن انصار الاسلام کے نام پر پوسٹر شائع کئے۔ سنا گیا ہے کہ ایک اشتہار پر پریس کا نام بھی موجود نہیں تھا۔ (احسان ۱۰ ستمبر)

سید جماعت علی شاہ صاحب علی پوری نے تحریک واگذاری مسجد شہید گنج اور مزار حضرت کاکو شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مرکز لاہور قرار دیا ہے۔

کشمیر ۹ ستمبر۔ مسٹر میکڈرمٹ تشریف لے جا رہے ہیں۔ ان کی جگہ مولوی محمد ابراہیم صاحب پرنسپل سری پرتاپ کالج ڈائرکٹر آف ایجوکیشن بنائے جائیں گے۔

امرتسر ۷ ستمبر۔ سونا ۳۵ روپے ۱۳ آنے۔ چاندی ۶۵ روپے گیہوں تیار ۲ روپے ۳ آنے ۹ پائی۔ نخود تیار ۲ روپے ۱ پائی ہے۔

جالندھر ۷ ستمبر۔ اسمبلی کے جالندھر ڈویژن ہندو حلقہ کے ضمنی انتخاب کے سلسلہ میں رائے زادہ ہنس راج لالہ رام پرشاد۔ لالہ کندن لال اور ڈاکٹر نند لال نے کاغذات نامزدگی داخل کر دیئے۔ پڑتال ۹ تاریخ کو ہو گی۔

لنڈن ۷ ستمبر۔ لنڈن کے مضافات میں رنگ کی بنا پر تالاب میں نہانے سے روکے جانے والے ہندوستانیوں نے منتظمین تالاب کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وہ عدالت سے درخواست کریں گے۔ کہ انہوں نے نہانے کے ٹکٹوں کی قیمت وصول کر کے کیوں نہانے کی اجازت نہ دی۔

نیروبی ۷ ستمبر۔ ہندوستان سے دو نوجوان پارسی ہوا باز طیارہ میں روانہ ہوئے تھے۔ ان کا طیارہ افریقہ میں کسی حادثہ سے گر کر پاش پاش ہو گیا۔ ان کا برقی تار مظہر ہے۔ کہ وہ دونوں خیریت سے ہیں۔

عدیس ابابا ۷ ستمبر۔ اطالیہ نے حکومت حبشہ سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ اطالیہ کے ایک فوجی دستہ کو عدیس ابابا میں اطالوی سفارتخانہ کی حفاظت کی اجازت دی جائے لیکن حکومت حبشہ نے اطالوی دستہ کو شہر میں داخلہ کی اجازت نہیں دی۔

لاہور ۶ ستمبر۔ مسلمانان لاہور کا ایک جلسہ مسجد وزیر خاں میں منعقد ہوا جس میں خطیب صاحب مسجد نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مسجد کو واگذار کرانا اور تلوار رکھنا مسلمانوں کا شرعی حق ہے۔ آخر میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ مسجد کی واگذاری کے سلسلہ میں پیر جماعت علی شاہ صاحب جو حکم دیں۔ اس کی بلا عذر تعمیل کی جائے۔

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر غلام نبی